

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کبیرہ گناہوں کا مرتبب اگر توبہ کر لے تو اس کی توبہ مقبول ہوگی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: قرآن و حدیث کے صریح دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ سے تمام قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے کی چند آیات درج ذیل ہیں

1 :- توبہ النصوح کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں 1

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُخَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ  
 شفی ء قدیہ ۷۰ ... سورة التحریم

ایمان والو! تم اللہ کے سامنے بھی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی نعمتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبی کر اور ایمان داروں کو، جو ان کے ساتھ ہیں، رُسوانہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے: ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا کر اور ہمیں بخش دے یقیناً توبرہ پر پوری طرح قادر ہے۔

2 :- کبیرہ گناہوں کے مرتکبوں کی سزا بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں 2

الَّذِينَ تَابُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمُ الْجَنَّاتِ الْجَنَّةِ الَّتِي لَا يَدْخُلُونَهَا الْفٰسِقُونَ... سورة الفرقان ۷۰

”مگر وہ لوگ جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

3 :- ارشاد باری تعالیٰ ہے 3

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا سُوءًا وَذُكِّرُوا بِهِ لَا يَتَذَكَّرُونَ أُولَٰئِكَ يَكُونُ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ... سورة آل عمران ۱۳۶

جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے، انہیں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جہنمیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان عمل کرنے والوں کا ثواب کیا ہی بڑھا ہے۔

4 :- گناہ سے توبہ کرنے والے جنت میں داخل ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے 4

فَلَمَّا مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ الْخُلُوفَ غِيَاً... سورة مریم ۵۹

پھر ان کے بدلے میں ناخلف پیدا ہونے لگے کہ انہوں نے نماز صانع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، تو عنقریب انہیں گمراہی (کی سزا) ملے گی، بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں ہیں۔

5 :- قاف کی سزا 80 کوڑے سے بیان کرنے اور اس کی گواہی کے غیر مقبول ہونے کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں 5

إِنَّ الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ... سورة النور ۵

”ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

6 :- بھٹان حق کے مجرم جنہیں قرآن میں ملعون کہا گیا ہے، اگر توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہے 6

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَآمَنُوا فَاتَّوَلَّيْنَاكَ يَا تَوَّابٌ عَلِيمٌ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۱۶۰ ... سورة البقرة

”مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں، اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہوں۔“

(- مومن کے قاتل کی سزا جہنم تب ہوگی جب اس نے توبہ نہیں کی ہوگی۔ (تفسیر القرآن بکلام الرحمن، ص: 7138)

: مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے دلیل میں اصحاب الامم وکی سزا والی آیت پیش کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ حُمْ لَمْ يَتَوَلَّوْا فَلَنَمَّ عَذَابٌ جَهَنَّمٌ وَلَنَمَّ عَذَابٌ الْحَرِيقِ ۱۰ ... سورة البروج

”بے شک جن لوگوں نے مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلیجے کا عذاب ہے۔“

: - انسان خواہ کتنا ہی قصور و رکیوں نہ ہو توبہ کی بنیاد پر اس کی فلاح حتمی اور یقینی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے 8

وَتَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ عَمِيئًا يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَنَلْعَنَنَّهُمْ نَطْحُونَ ۳۱ ... سورة النور

”تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو مومنو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

: - توبہ کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا 9

وَأَن تَتَّقُوا لِلْمَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا حُم ابْتَدَىٰ ۸۲ ... سورة طه

”ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔“

: - تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا 10

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ حَمِيئًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۵۳ ... سورة الزمر

”میری جانب سے) کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی ہی وہی بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔“

: حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یہ آیت اپنے عموم کے اعتبار سے ہر گناہ کو شامل ہے، خواہ کفر و شرک ہو خواہ شک و نفاق ہو، خواہ قتل و فسق ہو، خواہ کچھ بھی ہو، جو اللہ کی طرف رجوع کرے، اللہ اس کی طرف مائل ہوگا، جو توبہ کرے اللہ اسے معاف کر دے گا۔ (ابن کثیر 737/1)

## ایک اشکال اور اس کا جواب

بہت سے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ شرک کرنے والے کو معافی نہیں ملتی، تو واضح رہنا چاہیے یہ بات اس شخص کے بارے میں جو شرک کرتا رہا اور توبہ کے بغیر مر گیا۔ مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیت (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ النساء 4/116)) اس مشرک کے بارے میں ہے جو توبہ کے بغیر مرا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں کرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

إِنَّ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَحَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَن يَأْوِيَةَ النَّارَ فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصَارٍ ۷۲ ... سورة المائدة

”جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے اس پر اللہ نے جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، ظالموں (مشرکوں) کا کوئی بھی مددگار نہیں۔“

: اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنَّمُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۸۸ ... سورة الانعام

”اگر وہ (انبیاء) بھی شرک کرتے تو ان کے سب اعمال ضائع ہو جاتے۔“

اس مضمون کی آیات بہت زیادہ ہیں۔

(شجاعت و اشکالات حول بعض الاحادیث والایات، ص: 43، 14)

احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا جب توبہ کے آداب و شرائط کے ساتھ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ زانی، شرابی اور چور کے بارے میں حدیث میں (والتوبۃ معروضۃ بعد) کے الفاظ سے بتا دیا

(گامی کہ کبار کے مرتکبین کے لیے توبہ کا دروازہ بہر حال کھلا ہے۔ (دیکھیے بخاری، المحاربین، اثم الرماة، ج: 6810)

سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ کی قبولیت اور اس کی مغفرت کا تذکرہ احادیث میں موجود ہے۔

(بخاری، الانبیاء، باب: 54، ج: 3470، مسلم، التوبہ، قبول توبہ القاتل، ج: 2766)

: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

جب بنی اسرائیل میں توبہ ہے تو اس امت مرحوم کے لیے قاتل کی توبہ کے دروازے بند کیوں ہوں؟ ہم پر پہلے بہت زیادہ پابندیاں تھیں جن سب سے ہمیں اللہ نے آزاد کر دیا اور رحمۃ اللعالمین جیسے سردار انبیاء، کوچھج کر وہ دین (ہمیں دیا جو آسمانیوں اور راحوں والا، سیدھا، صاف اور سہل ہے۔ (تفسیر ابن کثیر 737/1)

: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يضحك الربالي رطلين يقتل أحدهما الآخر كما يهدى غل الجبنة، يقال بذاني سبيل الله فيقتل ثم يتوب الله على القاتل فيستهد (بخاری، الجهاد، الكافر يقتل المسلم - ج: 2826، مسلم، الامارة، بيان الرطلين يقتل أحدهما الآخر يغلان) (الجبنة، ج: 1890)

اللہ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے، جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے، وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ قتل ہونے والا اللہ کے راستے میں لڑتا رہتا قتل (شہید) ہو جاتا ہے، پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دے دیتا ہے وہ مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کرتا ہے۔

: ایک حدیث میں ہے

(و يتوب الله على من تاب) (بخاری، الرقاق، ما يتقى من فئمة المال، ج: 6436، مسلم، الزكوة، لو كان لابن ادم واديين لا يتقى ثالثا، ج: 1049)

”اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔“

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جس آدمی کو دنیا میں سزا ہو جاتی ہے وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے۔

: شارح عقیدہ طحاویہ لکھتے ہیں

(صغار اور کبار گناہ توبہ کے بعد یقیناً معاف کر دیے جاتے ہیں وہ مشیت کے ساتھ معلق نہیں ہیں۔ (ص: 473)

( ) اگر کسی کے گناہ دنیا میں مستور رہے تو ایسا شخص اللہ کی مشیت کے ساتھ معلق ہوگا، اللہ تعالیٰ چاہے تو سزا دے یا معاف کرے۔ (بخاری، ج: 6784)

: البتہ وہ احادیث جن میں یہ آہا ہے کہ قاتل کو مقتول لے کر آئے گا ان کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں

یہ بالکل ٹھیک ہیں۔ چونکہ اس میں انسانی حق ہے، وہ توبہ سے ٹل نہیں جاتا۔ بلکہ انسانی حق تو توبہ ہونے کی صورت میں بھی حقدار کو پہنچانا ضروری ہے۔ جس طرح قتل ہے، اسی طرح جوری ہے، غصب ہے، نسیب ہے اور دوسرے حقوق انسانی ہیں جن کا توبہ سے معاف نہ ہونا لامعا نامت ہے بلکہ توبہ کی صحت کی شرط ہے کہ ان حقوق کو ادا کرے۔ اور جب ادا کی گئی محال ہے تو قیامت کے روز اس کا مطالبہ ضروری ہے۔ لیکن مطالبہ سے سزا کا واقعہ ہونا ضروری نہیں۔ ممکن ہے کہ قاتل کے سب اعمال صحیحہ مقتول کو دے دیے جائیں یا بعض دے دیے جائیں اور اس کے پاس پھر بھی کچھ رہ جائیں اور یہ بخش دیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ قاتل کا مطالبہ اللہ اپنے فضل (و کرم سے اپنے پاس سے اور اپنی طرف سے حورو قصور اور بلند درجات جنت دے کر پلور کر دے اور اس کے عوض وہ اپنے قاتل سے درگزر کرنے پر خوش ہو جائے اور قاتل کو اللہ بخش دے۔ (تفسیر ابن کثیر 738/1)

## ایک اور اشکال کا جواب

قاتل کی توبہ کے بارے میں ایک اشکال باقی رہ جاتا ہے، وہ یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ اسے سب زجر و توبیح پر محمول کیا جائے گا کیونکہ ابن عباس خود یہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مومن کو قتل کر دے اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آکر ان سے سوال کیا کہ کیا قاتل مومن کی توبہ قبول ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! اس کے لیے تو صرف جہنم ہے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو اہل مجلس نے عرض کیا: آپ تو اس طرح کا فتویٰ نہیں جیتے ہیں آپ تو ہم سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، آج کیا بات ہوئی (کہ آپ نے فرما دیا اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی، اس کے لیے صرف جہنم ہے؟) ابن عباس نے فرمایا کہ یہ شخص غصہ میں بھرا ہوا تھا، میرا گمان یہ ہے کہ اس کا ارادہ کسی مومن کو قتل کرنے کا تھا (یہ اس لیے معلوم کرنے آیا تھا کہ اگر قبولیت توبہ کی گنجائش نکل آتی تو قتل کرنے کے بعد توبہ کر لوں گا اس لیے میں نے اس سے کہہ دیا کہ قاتل مومن کی توبہ قبول نہیں ہوتی تاکہ یہ قتل سے رُک جائے۔) لوگوں نے کسی کو اس کے پیچھے بھیجا کہ دیکھ کر آئے وہ کہاں جاتا ہے اس کا کیا ارادہ ہے! معلوم ہوا کہ واقعی اس کا ارادہ کسی مومن کو قتل کرنے کا تھا۔

هذا ما عندني والله أعلم بالصواب

## خاتمی افکار اسلامی

گناہانِ کبیرہ، صفحہ: 602

محدث فتویٰ

